[illegible]
٣/١١ ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

٩٠/٧.٢

[illegible]

محترمین مفتیان کرام جامعہ فاروقیہ کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ کے کرم وفضل سے امید ہے کہ آپ میرے مندرجہ ذیل مسائل کا جواب وضاحت سے عنایت فرمائیں گے

① ہم شافعی المسلک سے تعلق رکھتے ہیں ہم جس کشمیر میں مقیم ہیں اس سے تین کلومیٹر دور ایک جگہ جمعہ نماز ادا کی جاتی ہے یہ جگہ مضافات کشمیر میں ہے یہاں کچھ آبادی بھی ہے جمعہ قائم کرنے والے حنفی ہیں، ہمارا مسئلہ یہ ہے جس جگہ نماز جمعہ قائم کی جاتی ہے وہاں ہمارے نزدیک دو شرائط نہیں پائی جاتی۔

الف۔ ایسا گاؤں جہاں گھر ایک دوسرے کے ساتھ متصل ہوں

ب۔ چالیس ایسے افراد کا وطن ہو جو عاقل ہوں بالغ ہوں اور آزاد ہوں۔

تو کیا ایسی صورت حال میں دو شرطیں مفقود ہونے کی وجہ سے ہمارے لیے جمعہ ساقط ہو گا اور نماز ظہر فرض ہوگی؟

یا ہم ایسے افراد (حنفی) جن کے نزدیک وہاں جمعہ ادا کرنا ٹھیک ہے کے پیچھے جمعہ ادا کریں؟

اور اسی طرح اس کے برعکس صورت ہوئی تو [illegible]

شوافع کے کسی گاؤں میں احناف مقیم ہوں، گاؤں چھوٹا ہو احناف کے نزدیک وہاں جمعہ کی شرائط مکمل نہیں ہیں اور شوافع کے نزدیک شرائط پوری ہیں وہاں شوافع جمعہ قائم کریں تو احناف ان کے پیچھے نماز جمعہ ادا کریں یا نماز ظہر؟

اگر نماز ظہر ادا کریں تو جماعت سے ادا کریں یا فرداً فرداً؟

② عند الاحناف جب کسی کو کسی جگہ کوئی زخم پہنچے تو اس پر پٹی باندھ کر اس پر مسح کیا جاتا ہے، جبکہ شوافع کے نزدیک اس بارے میں بہت سی ایسی شرائط ہیں جن کو احناف پورا نہیں کرتے، کیونکہ وہ شرائط ان کے نزدیک نہیں ہیں۔

تو کیا ایسے امام کے پیچھے شافعی مقتدی کی اقتداء درست ہوگی؟

اسی طرح

اکثر احناف سے شوافع سر کے مسح میں چوتھائی سر کا مسح نہیں کرتے تو اس شافعی امام کی اقتداء میں حنفی مقتدی کی نماز درست ہوگی؟

منتظر والسلام

المتعلم سلیمان زھدی انڈونیشیا
المتخصص فی علوم الحدیث النبوی صلی اللہ علیہ وسلم
جامعہ ھذا

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

شوافع کا احناف کی اقتداء میں اور احناف کا شوافع کی اقتداء میں نماز پڑھنا چند شرائط سے جائز ہے۔

الف:۔ مقتدی (شافعی ہو یا حنفی) کے مذہب کے مطابق امام (شافعی ہو یا حنفی) کی نماز میں کوئی ایسا امر واقع نہ ہوا ہو جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہو۔

ب:۔ حنفی مقتدی کو یقین ہو کہ شافعی امام اور شافعی مقتدی کو یقین ہو کہ حنفی امام اہم مختلف فیہ امور میں احتیاط سے کام لیتا ہے۔

نیز جو شرائط احناف کے ہاں شوافع کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی ہیں کہ امام کسی مفسدِ صلوٰۃ امر کا ارتکاب نہ کرتا ہو" وہی شرائط شوافع کے ہاں احناف کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی ہیں۔

اس تفصیل کے بعد اپنے دریافت کئے گئے مسائل کا جواب ملاحظ فرمائیں۔

۱ ← جس جگہ آپ (شوافع) کے نزدیک اقامتِ جمعہ کی شرائط مفقود ہیں اور وہاں احناف کی اقامت جمعہ کیلئے جو شرائط ہیں وہ پوری ہیں تو وہاں چونکہ آپ پر نماز جمعہ فرض ہی نہیں ہوئی اس لیے وہاں آپ کا احناف کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنا ٹھیک نہیں، آپ وہاں نماز ظہر ادا کریں۔

اور اسی طرح جہاں احناف کے نزدیک نماز جمعہ کی شرائط مفقود ہیں اور شوافع کے نزدیک شرائط مکمل ہیں وہاں احناف پر نماز جمعہ فرض نہیں۔ ان پر نماز ظہر ادا کرنا لازم ہے جو جماعت سے ادا کی جائے۔

۲ ← صورت مسئولہ میں اگر شوافع کے نزدیک (حنفی) امام نے جبیرہ (پٹی) پر مسح کرنے کی شرائط پوری نہیں کیں تو ان کی نماز اس امام کے پیچھے درست نہیں۔

اور اسی طرح اگر کسی شافعی امام نے چوتھائی سر کا مسح نہیں کیا تو حنفی مقتدی کی نماز اس کی اقتداء میں درست نہیں۔

نوٹ:۔ یہ تمام مسائل اس وقت ہیں جب مقتدی نے امام کو اپنے مذہب کے خلاف کرتے دیکھا ہو یا اسے غالب یقین ہو۔ اور اگر دیکھا نہ ہو تو اور یقین بھی نہ ہو تو اقتداء درست ہے۔

إنما يجوز اقتداء الحنفي بالشافعي إذا كان يحتاط في موضع الخلاف بأن كان يجدد الوضوء من الحجامة والفصد ويغسل ثوبه من المني ولا يكون شاكاً في إيمانه بالاستثناء ولا منحرفاً عن القبلة ولا يقطع وتره. قلت: هذا عجيب من هذا القائل، لأن الشافعي أيضاً يقول بمثله في حق الحنفي، فيقول: لا يجوز اقتداء الشافعي بالحنفي إلا

Scanned by CamScanner

إذا كان يحتاط في موضع الخلاف، بأن كان يجدد الوضوء من مس الذكر ولمس المرأة ويغسل ثوبه من النجاسة القليلة ولا يترك قراءة الفاتحة ولا الجهر بالبسملة ولا يترك الطمانينة في الركوع والسجود ولا يترك الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم ولا اصابة لفظ السلام ونحو ذلك.

والطريق في هذا أن يقال: يجوز اقتداء الحنفي بالشافعي والشافعي بالحنفي وكذا بالمالكي والحنبلي مالم يتحقق من إمامه مايفسد صلاته في اعتقاده.

(رموز الحقائق شرح العيني على كنز الدقائق، كتاب الصلاة بيان احكام الوتر والنوافل، ١/ ٧٨، ٧٩، ادارة القرآن، كراتشي)

قال الشيخ خير الدين: والحاصل أن عندهم في ذلك اختلافاً وكل ما كان لهم علة في الاقتداء بنا صحة وفساداً وأفضلية كان لنا مثله عليهم وقد سمعت ما اعتمده الرملي وأفتى به. والفقير أقول مثل قوله فيما يتعلق باقتداء الحنفي بالشافعي، والفقيه المنصف يسلم ذلك.

شعر: وأنا رملي فقه الحنفي لامرا بعد اتفاق العالمين.

أي: لا جدال بعد إتفاق عالمي المذهبين وهما رملي الحنفية: يعني به نفسه، ورملي الشافعية رحمهما الله تعالى، فتحصل أن الإقتداء بالمخالف المراعي في الفرائض أفضل من الإنفراد إذالم يجد غيره وإلا فالإقتداء بالموافق افضل

(رد المحتار: كتاب الصلاة، مطلب في الإقتداء بشافعي ونحوه هل يكره أم لا؟ ٢/ ٣٦٣، دار المعرفة، بيروت)

فحاصله أن صاحب الهداية جوّز الإقتداء بالشافعي بشرط أن لا يعلم المقتدي منه ما يمنع صحة صلاته في رأي المقتدي كالفصد ونحوه وعدد مواضع عدم صحة الإقتداء به في العناية وغاية البيان.... ....زاد في النهاية وأن لا يراعي الترتيب في الفوائت وأن لا يمسح ربع رأسه.

(البحر الرائق: كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ٢/ ٧٩، ٨٠، رشيدية)

فصار الحاصل أن الإقتداء بالشافعي على ثلاثة أقسام: الأول: أن يعلم منه الاحتياط في مذهب الحنفي فلا كراهة في الإقتداء به. الثاني: أن يعلم منه عدمه فلا صحة. ولكن اختلفوا هل يشترط أن يعلم منه عدمه في خصوص مايقتدى به أو في الجملة، صحح في النهاية الأول، وغيره اختار الثاني. وفي فتاوى الزاهدي: إذا رآه احتجم ثم غاب فالأصح أنه يصح الإقتداء به لأنه يجوز أن يتوضأ احتياطاً وحسن الظن به أولى. الثالث: أن لا يعلم شيئاً فالكراهة. ولا خصوصية لمذهب الشافعي بل إذا صلى حنفي خلف مخالف لمذهب فالحكم كذلك.

(جاري هے)

وفي منحة الخالق، قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: تحت قوله:
(في خصوص ما يقتدي به) أي: بأن رآه احتجم وصلى من غير غسله ولا إعادة
وضوء فلا يصح الاقتداء به في هذه الصلاة لأنه علم منه عدم المراعاة في
خصوص ما يقتدي به.
(منحة الخالق مع البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ٢/ ٨١-٨٣)
يشترط لصحة الجمعة أن تقام في أبنية مجتمعة يستوطنها شتاءً
أو صيفاً من تنعقد بهم الجمعة .... فإن كانت الأبنية متفرقة لم تصح
الجمعة فيها بلا خلاف لأنها لا يعد قرية ....
.........أما حكم الفصل فلا تصح الجمعة إلا بأربعين رجلاً بالغين عقلاً أحراراً
مستوطنين للقرية أو البلدة التي يصلي فيها الجمعة لا يظعنون عنها شتاءً ولا
صيفاً إلا سفر حاجة فإن انتقلوا عنه شتاءً وسكنوه صيفاً أو عكسه فليسوا
مستوطنين، ولا تنعقد بهم بالاتفاق.
(المجموع شرح المهذب: كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ٤/ ٤١٩-٤٢١، دار الفكر) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه
محمد راشد دسکوی
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية بكراتشي
٢٦/ ١٠/ ٣٠ هـ

الجواب صحيح
[signature]

الجواب صحيح
محمد يوسف أفغاني
٢/ ١١/ ٣٠ هـ